امامت:

نماز کی امامت دراصل امامت کبریٰ کی چھوٹی شکل ہے جس کے قیام کے لئے رسول اللہ مبعوث ہوئے تھے۔ اسی وجہ سے امامت کو امامت صغریٰ کہا جاتا ہے۔ امامت نماز اسلامی نظام میں ضبط، انضباط اور اطاعت و اجتماعیت کا ایک اعلیٰ مظہر ہے۔ مصلیان اسی کی امامت پسند کرتے ہیں جس کا انتخاب باریک بینی اور صلاحیت کی بنیاد پر کیا گیا ہو۔ چنانچہ امامت کا حقدار وہ ہوتا ہے جو فہم و فراست کا مالک ہو، نماز کے مسائل کا جانکار ہو اور قرآن کا بہتر پڑھنے والا ہو۔

امامت کی شرطیں:

۱۔ امام کے لئے مسلمان ہونا بنیادی شرط ہے۔

۲۔ صحیح العقل ہو، پاگل، مجنون نہ ہو۔

۳۔ بالغ ہو بچہ نہ ہو۔

۴۔ مرد ہو، کیوں کہ مردوں کی امامت کوئی خاتون یا مخنث نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر عورتوں کی جماعت ہو تو عورت امامت کر سکتی ہے۔

۵۔ اچھی قرأت کرتا ہو اور ارکان نماز کو بہتر طریقے سے ادا کرتا ہو۔ ایک ایسا شخص جو سورہ فاتحہ صحیح طریقے سے نہ پڑھ سکتا ہو اس کے پیچھے اس شخص کو نماز نہیں پڑھنی چاہئے جو صحیح طریقے سے پڑھ سکتا ہو۔ اسی طرح سے جو شخص معذور ہو اور ٹھیک سے رکوع، سجدہ وغیرہ نہ کر سکتا ہو اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

۶۔ امام اس کو ہونا چاہئے جس کی زبان صاف ہو، لکنت یا ہکلاہٹ نہ ہو اور الفاظ کی صحیح ادائیگی پر قادر ہو۔

۷۔ جسمانی طور پر معذور نہ ہو مثلاً اخراج ریح کی بیماری لاحق ہو یا سلسل البول میں مبتلا ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور عذر پایا جاتا ہو۔

حسب ذیل کی امامت مکروہ ہے:

فاسق، بدعتی جس کی بدعت کفر تک نہ پہنچی ہو، مقتدی حضرات جس شخص کو ناپسند کریں، کثیر اللحن ہو یعنی بہت گا گا کر پڑھتا ہو، جو بعض حروف کی صحیح ادائیگی پر قادر نہ ہو۔

امام کو ان امور کا خیال رکھنا چاہئے:

۱۔ امام کی ذمہ داری ہے کہ وہ نماز سے پہلے صفوں کو درست کرائے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے: «سَوُّوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلاَةِ» لوگو! اپنی صفیں درست کر لو کیونکہ صفوں کی درستگی مکمل نماز کا ایک حصہ ہے۔ (مسلم) جب لوگ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ فرماتے: «أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، وَتَرَاصُّوا» لوگو! اپنی صفیں سیدھی کر لو اور مل مل کر کھڑے ہو۔ (بخاری)

۲۔ امام کو چاہئے کہ وہ لوگوں کی رعایت کرتے ہوئے ہلکی نماز پڑھائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ، فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ مِنْهُمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالكَبِيرَ، وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ» جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیوں کہ نمازیوں میں کمزور، مریض اور بوڑھے لوگ بھی ہوتے ہیں البتہ جب تنہا پڑھے تو جتنا چاہے لمبی کرے۔ (اکثر محدثین)

۳۔ امام کو چاہئے کہ پہلی رکعت لمبی پڑھائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو پوری نماز میں شریک ہونے کا موقع مل سکے۔

۴۔ جب سلام پھیرے تو نمازیوں کی طرف رخ کر کے بیٹھ جائے۔

مقتدیوں کے احکام:

۱۔ امام کی مکمل متابعت کریں، جان بوجھ کر امام سے آگے نہ بڑھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ، أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ، أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ " امام سے پہلے سجدہ سے سر اٹھانے والے کے لئے اندیشہ ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کا سر یا اس کی صورت گدھے جیسی نہ کر دیں۔ (اکثر محدثین)

۲۔ایک شخص مسجد میں نماز کے لئے آئے اور دیکھے کہ نماز کھڑی ہو چکی ہے تو اسے چاہئے کہ تکبیر تحریمہ کہہ کر جماعت میں شامل ہو جائے اور اگر امام رکوع یا سجدہ میں ہو تو دوسری تکبیر کہہ کر رکوع یا سجدہ میں شامل ہو جائے۔اگر کوئی رکعت چھوٹ گئی ہو تو بعد میں پوری کرے۔اگر امام کو رکوع کی حالت میں پائے تو گویا اس نے رکعت پالی اور اس رکعت کی قرأت اس سے ساقط ہو جائے گی کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلاَةِ، فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلاَةَ» جس نے نماز کی ایک رکعت پالی تو گویا اس نے نماز پالی(یعنی جماعت پالی) (متفق علیہ)

۳۔ایک صف میں اکیلے یا صفوں کے پیچھے تنہا نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۴۔امام اور مقتدی کے درمیان اگر کوئی پردہ یا دیوار وغیرہ حائل ہو تو کوئی حرج نہیں بشرطیکہ مقتدی امام کی آواز سن رہا ہو اور امام کی حرکات اس کو معلوم ہوتی رہیں،اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ مقتدی کسی ایسی جگہ کھڑا ہو جو امام کی جگہ سے اونچی ہو کسی عذر کی وجہ سے مثلاً جگہ تنگ ہو وغیرہ۔

۵۔جماعت میں اگر ایک ہی مقتدی ہو تو اگر مرد ہے تو امام کے داہنے ذرا سا پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گا جبکہ بعض علماء کی رائے ہے کہ بالکل برابر میں کھڑا ہو۔لیکن اگر کوئی خاتون ہے تو وہ گو کہ محرم ہو پیچھے کھڑی ہو گی۔

۶۔مستحب یہ ہے کہ امام کے ٹھیک پیچھے صف اول میں اہل علم اور حافظ قرآن کھڑے ہوں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ» میرے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو عقل و سمجھ رکھتے ہوں پھر وہ لوگ جو ان سے کمتر ہوں پھر وہ لوگ جو ان سے کمتر ہوں(مسلم،ابو داؤد،ترمذی،احمد)

۷۔امام کے پیچھے صف بندی کی یہ ترتیب ہو:پہلے مرد کھڑے ہوں۔مردوں کی صف کے بعد بچوں کی صف ہو اور سب سے آخر میں عورتوں کی صف ہو۔

۸۔صف اول میں جگہ پانے کی کوشش کرنی چاہئے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ» اللہ اور فرشتے صف اول والوں پر سلامتی بھیجتے ہیں(احمد،ابو داؤد،ابن ماجہ)

۹۔اگر مقتدیوں کی تعداد زیادہ ہو اور آخر تک امام کی آواز نہ پہنچتی ہو تو مکبر کو متعین کرنا چاہئے تا کہ وہ امام کی تکبیروں کی آواز لوگوں تک پہنچائے۔البتہ غیر ضروری طور پر مکبر نہیں متعین کرنا چاہئے۔

جماعت کے ساتھ نماز کا اعادہ:

اگر کسی شخص نے تنہا نماز پڑھ لی تو اس کے لئے یہ جائز ہے کہ جماعت کے ساتھ وہی نماز دوسری بار بھی پڑھ لے۔ ایسی صورت میں دوسری بار کی پڑھی ہوئی نماز اس کے لئے نفل ہو گی۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی۔ایک صحابی آئے تو آپ نے ان سے تاخیر کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کوئی عذر بتایا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ارے کوئی ہے جو ان کے ساتھ بھلائی کرے اور ان کے ساتھ نماز میں شامل ہو جائے۔یہ سن کر ایک صحابی شریک نماز ہو گئے۔ (احمد)

دوران امامت جب امام کو کوئی عذر لاحق ہو جائے تو وہ دوسرے کو امام بنادے:

اگر دوران نماز امام کے ساتھ کوئی ایسی بات پیش آجائے کہ اسے نماز چھوڑنی پڑے تو وہ دوسرے کو امام بنادے گا اور بقیہ نماز کی دوسرا امام تکمیل کرائے گا اور پہلا امام پیچھے ہٹ آئے گا۔صورت یہ ہو گی کہ امام صف اول سے اپنے پیچھے کھڑے ہونے والوں میں سے کسی کو جائے امام پر کھڑا کر دے گا۔

عورتوں کی مساجد میں حاضری: نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے عورتیں مسجد میں جاسکتی ہیں۔لیکن اس حال میں کہ وہ زیب وزینت کر کے نہ جائیں اور نہ ہی خوشبو لگا کر۔گو کہ ان کا گھر ہی میں نماز پڑھ لینا افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لاَ تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ» اللہ کی بندیوں کو اللہ کے گھروں میں جانے سے نہ روکو۔ہاں وہ خوشبو لگا کر نہ جائیں۔(ابو داؤد، احمد)عورتیں اپنی جماعت بھی کر سکتی ہیں۔اور ان کی جماعت کے لئے اذان اور اقامت کی ضرورت نہیں ہوتی۔